سوال

(439)چڑیوں کا شکار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صوبہ بلوچستان سے عبدالرحمن کھوسہ (خریداری نمبر 1341) لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں چڑیوں کی بہتات ہے کیا ان کا شکار کرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے مطابق ہر پاکیزہ چیز ہمارے لیے حلال ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کچھ حلال ہے آپ کہہ دیں کہ تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔ (5/المائدۃ :4)

دوسرے مقام پر فرمایا : "کہ ہر خبیث چیز حرام ہے جیسا کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے اوصاف میں ہے کہ وہ ہر پاکیزہ چیز کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔ (7/الاعراف :157)

قرآن کریم نے ہر اس چیز کو کھانے کی اجازت دی ہے جو حلال اور پاکیزہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے : "ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ پیو۔ (2/172)

قرآن کریم میں جو چیزیں حرام ہیں ان کا ضابطہ بیان کر دیا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

(1)بعض چیزوں کا نام لے کر انہیں حرام کہا گیا ہے۔

(2)نیش دار حیوانات حرام ہیں۔

(3)پنجے سے شکار کر کے پنجے کے ساتھ کھانے والے پرندے حرام ہیں

(4)جن جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت ہے وہ بھی حرام ہیں۔

(5)جنہیں مارنے سے منع کیا ہے وہ بھی حرام ہیں چڑیا کسی لحاظ مذکورہ ضابطہ میں نہیں آتی لہذا اس کے شکار کرنے اور کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے پھر احادیث میں ان کے

متعلق وضاحت بھی وارد ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :"جو شخص کسی فائدہ کے بغیر چڑیا کو مارتا ہے قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی ،(مسند امام احمد 2/66:)

اس کا مطلب یہ ہے کہ محض نشانہ پکانے کےلیے چڑیا کو مارنا درست نہیں ہے بلکہ اسے ذبح کر کےاپنے استعمال میں لانے کی نیت سے شکار کیا جائے ۔(مسند امام احمد 4/389:)

اس کے متعلق ایک اورچیز کاخیال رکھنا ہوگا کہ ہم لوگ ذبح کر کے اس کی گردن اتار کر پھینک دیتے ہیں اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"کہ چڑیا کو ذبح کر کے اس کا حق ادا کرنا چاہیے آپ سے سوال کیا گیا کہ اس کا حق کیا ہے ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم :"کہ اسے ذبح کر کے اس کے سر کو استعمال میں لانا اس کا حق ہے ۔(مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ :6861)

علامہ احمد شاکر نے ابو طیالسی کے حوالے سے مزید وضاحت نقل فرمائی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :"اس کا حق یہ ہے کہ اسے ذبح کیا جائے اوراس کی گردن اتار کر پھینکی نہ جائے ۔(مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ :6551)

بعض اوقات جلدی میں چھری وغیرہ کے زیادہ تیز ہونے کی صورت میں ذبح کرتے وقت گردن الگ ہوجاتی ہے اس قسم کی اضطراری حالت کے پیش نظر جانور یا پرندہ حلال ہے اس کے کھانے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے ۔(واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:448